کی جگہ پھیرے دیکھنے کے متمنی ہیں۔

مفتیان شرع اسلام، قندیل بلوچ کے ساتھ سیلفیاں بنانے کے بعد اور اس کے مقدمہ قتل میں نامزد ملزم ہونے کے باوجود بھی اپنی مسندِ افتا پر براجمان رہتے ہیں تو کیا یہ قیامت صغریٰ نہیں ہے؟ فیض آباد کے دھرنے میں جو زبان استعمال کی اور کرائی گئی اس کا اعادہ نوکِ قلم کو گوارا نہیں ہے۔ کیا علمائے اسلام ادھر توجہ کریں گے اور کم از کم اتنی ضمانت دیں گے کہ "لبیک یا رسول" کے نعرہ کے جواب میں آئندہ وہ جواب نہ دیا جائے گا، جو فیض آباد میں دیا گیا۔ اگر سیاسی لحاظ سے دیکھا جائے تو اس دھرنے کے بعد اس جماعت کا ووٹ بنک اگر کوئی تھا تو وہ مفقود سے معدوم ہو جائے گا۔ یہ سوال جواب کا طالب ہے کہ علامہ خادم حسین رضوی بتائیں کہ، ان کے دھرنے میں استعمال ہونے والی زبان کا، عکس حضور اقدس ﷺ کے اخلاق و کلام کے کس باب سے لیا گیا ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ صرف انہی کی میراث نہیں۔ یہ مسئلہ بڑا نازک ہے جس پر مسلمانانِ عالم اور خصوصاً مسلمانانِ پاکستان نے اپنی جانیں قربان کیں اور آخر کار مسٹر ذوالفقار بھٹو نے یہ ناسور کاٹ کر مرزائیوں کو کافر قرار دے دیا۔ رہی حالیہ شرارت تو اس کی سزا وزیر قانون کو مل گئی تو ان کا یہ دھرنا، صرف تحصیل حاصل کی سعی اور اپنی سیاسی اہمیت بڑھانے کی کوشش تھی۔ ہمیں اس بات کا ہمیشہ افسوس رہے گا کہ حکومت نے ایک نان سٹیٹ ایکٹر سے معاہدہ کیا اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ایک جرنیل نے اس پر بحیثیت گواہ اپنے دستخط ثبت کیے۔ ہمارے اسی قسم کے اقدامات سے ریاست روز بروز کمزور ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری، سیاست کو چھوڑ کر ریاست کو بچانے کیلئے گرجنے، کڑکنے اور آگ اگلتے آئے تھے۔ دھرنے کی طرح نو ڈالی۔ آتشِ فتنہ بھڑکائی۔ کینیڈا کی راہ لی۔ اس آتش فتنہ نے وطن عزیز کے گلشن کی ہر کلی اور ہر پتی جلائی۔

جرائم کا طوفان

ہماری عقل حیران ہے کہ جرائم کی موجودہ کثرت کس سرعت سے کثیر ہو رہی ہے۔ بچیوں پر تیزاب ڈالنے کے واقعات، معمول بن گئے ہیں۔ ان کی عصمت دری شیوہ روزگار ہو کر رہ گئی ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ قانون کے رکھوالے اور معاشرہ کے بااثر افراد کی ہمدردیاں ظالموں کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ مظلوموں کی آہ و فغان، جاگیرداروں اور بدمعاشوں کے کاخ وایوان کے کنگروں سے ٹکرا کر رہ جاتی ہیں۔ پولیس کو حرکت میں لانے کیلئے وزیر اعلیٰ یا عدالت میں دہائی دینا پڑتی ہے۔ عوام لٹتے رہتے ہیں۔ بنک لٹتے رہتے ہیں۔ ڈاکو دلیر اور پولیس بھیڑ ہے۔ مخلوق، ناحق قتل ہوتی ہے اور قاتل دندنا۔تے ہیں۔

سیرت و کردار کی تعمیر اور تہذیب اخلاق کے ذمہ دار ادارے، بداخلاقی کے اڈے بن گئے ہیں۔